اعلیٰ قسم کے مقالات پر نہ کسی نے اعتراض کیا اور نہ ان پر کوئی تنقید کی گئی بلکہ چند انتہائی ادنیٰ قسم کے مقالات زیر بحث آ گئے۔ لیکن یہ بحث تشنہ اور سرسری تھی اور ایک کانفرنس میں اس سے زیادہ ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ کانفرنس کا پورا فائدہ اسی وقت ہوتا ہے کہ تمام مقالات پرنٹ کر کے پہلے سے مندوبین میں تقسیم کر دیئے جاتے اور مضمون کے اعتبار سے مندوبین کو تین چار گروپ میں تقسیم کر کے ان کو آپس میں بحث و گفتگو کا موقع فراہم کیا جاتا لیکن نہ یہ ہوا اور نہ وہ ادبیات زیر لب ہو کر رہ گئی۔ تاہم ہم کو اس کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ جہاں مسلمان مندوبین نے تجدد پسندی کا مظاہرہ کیا مستشرقین اور دوسرے عیسائی مندوبین کا لب و لہجہ نسبتاً محتاط اور متوازن رہا۔

---

مسلمانوں میں ایک طبقہ کا خیال ہے کہ جو لوگ قرآن مجید کو کلام الٰہی ہی نہیں مانتے اور اس پر اعتقاد نہیں رکھتے ان کے ساتھ قرآن مجید پر مکالمہ اور مذاکرہ سے کیا حاصل؟ لیکن ہمارے نزدیک یہ خیال صحیح نہیں ہے، کیونکہ اگر یہ صحیح ہے تو پھر قرآن کے حکم، ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة ۔ نیز قل یا اھل الکتٰب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ....... الاٰیة کا کیا مطلب ہوگا۔ پھر اگر اسلام اور قرآن خالص ہے جس میں کسی قسم کا کوئی کھوٹ نہیں ہے تو پھر مسلمان دوسرے لوگوں کے ساتھ جو ہم عقیدہ نہیں ہیں، اسلام یا قرآن پر مذاکرہ کرنے میں کیوں دریغ کریں۔ علاوہ ازیں اس قسم کے مشترکہ اجلاسوں کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ خدا پرستوں میں باہمی مکالمہ و مذاکرہ کے ذریعہ قرب اور تعلق پیدا ہوتا ہے اور خدا ناشناسی کے اس دور میں یہ بجائے خود بہت اہم اور غنیمت ہے۔

---

اطلاعاً عرض ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں شیخ الہند اکاڈمی کی جو خدمت میرے سپرد کی گئی تھی گذشتہ ماہ دسمبر کی ۱۵ تاریخ کو میں نے اس کا باقاعدہ چارج لے لیا ہے اس لئے اب آئندہ میرا پتہ یہ ہوگا۔ سعید احمد اکبرآبادی، ڈائرکٹر شیخ الہند اکاڈمی، دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور

© rasailojaraid.com